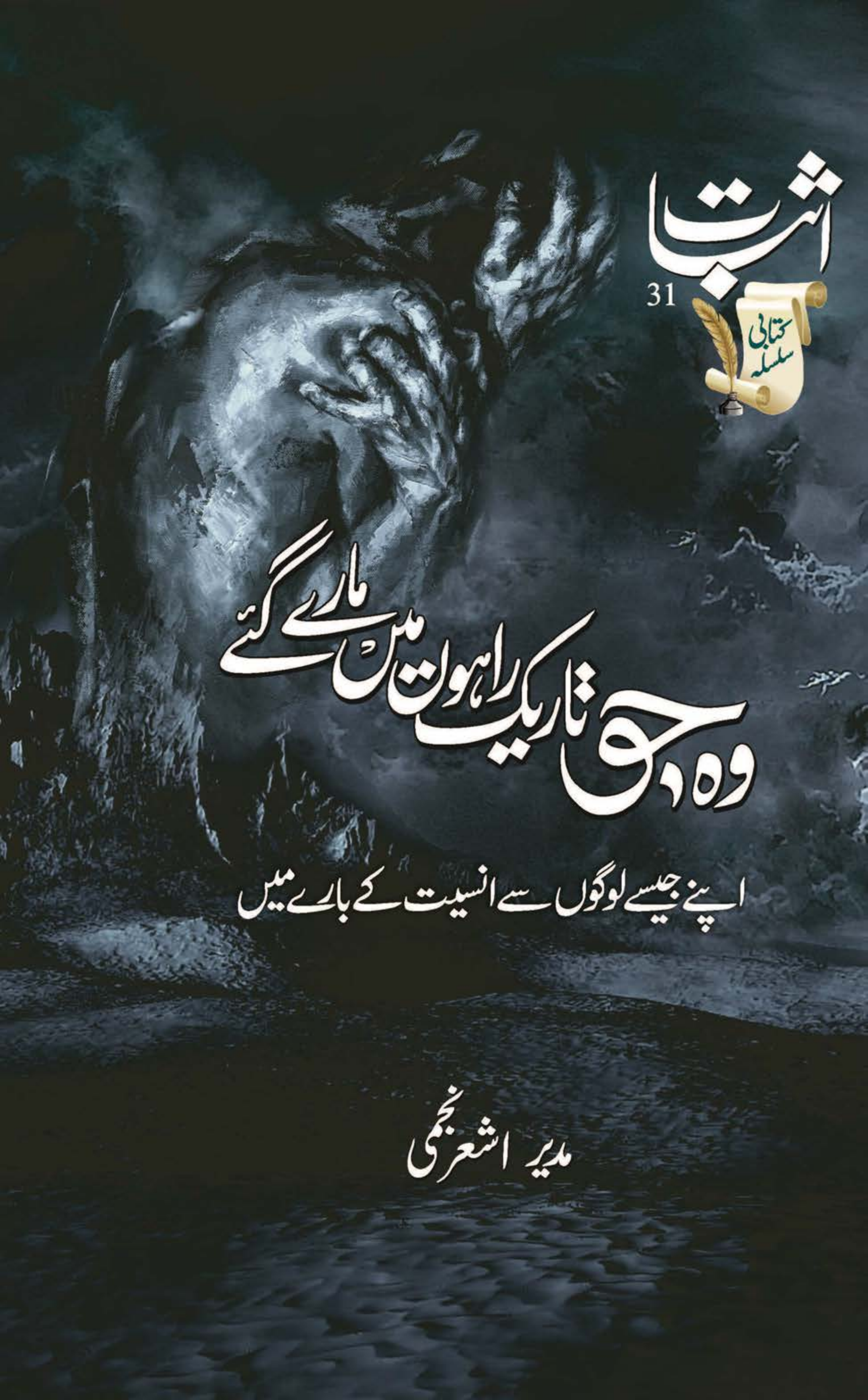

اثبات

31

کتابی سلسلہ

وہ جو تاریک راہوں میں مارے گئے

اپنے جیسے لوگوں سے انسیت کے بارے میں

مدیر اشعر نجمی

فہرست

اداریہ

الگ ہونا غلط نہیں ہے	اشعر نجمی	5

مضامین

ہم جنسیت کا تاریخی مطالعہ	خالد سہیل	10
ہم جنسیت کا سائنسی مطالعہ	خالد سہیل	20
ہم جنسیت کا نفسیاتی مطالعہ	خالد سہیل	31
ہم جنسیت	علی عباس جلال پوری	37
ہم جنسیت جرم نہیں	وجاہت مسعود	59
ہم جنس پرستی اور اسلامی ادب	راشد یوسف زئی	67
ابونواس: ایک جسم دو روحوں کا شاعر	حقانی القاسمی	73
ہم جنسیت کیا ہے، اسباب کیا ہیں؟	طاہر یاسین طاہر	79
اپنے جیسوں سے انسیت	مجاہد مرزا	86
انکار سے حقیقت ختم نہیں ہوجاتی	عرفان احمد عرفی	90
ہم جنسیت: عام تعصّبات کی نفسیات	تصنیف حیدر	94
ایران میں شاہد بازی	ظہور شہداد اظہر	99
افغانی ہم جنس پرستوں کی خفیہ زندگی	آریا احمد زئی	118
ہندوستان کے خواجہ سرا	اختر بلوچ	124
نرمان (دیباچہ)	افتخار نسیم	128

فکشن

تیسری جنس	:	چودھری محمد علی ردولوی	136
کوئل زنانہ	:	اشرف صبوحی دہلوی	145
اصلی جن	:	سعادت حسن منٹو	155
لحاف	:	عصمت چغتائی	162
پھسلن	:	محمد حسن عسکری	172
انگڑائی	:	ممتاز شیریں	186
تِل اوٹ پہاڑ	:	ہاجرہ مسرور	202
ٹی پاٹ	:	صدیق عالم	213
تارے لرز رہے ہیں	:	صدیقہ بیگم	222
درمیانی صنف کے سورما	:	سلام بن رزاق	231
گریفٹی	:	عرفان احمد عرفی	240
کاتیائن بہنیں	:	مشرف عالم ذوقی	250

نظمیں

افتخار نسیم کی تین نظمیں	:	افتخار نسیم	266
راہ نشاط (عربی نظم)	:	ابونواس	269
کِنّر ہی سہی (مراٹھی نظم)	:	سواتی دامری ماسورکر	271
نسیم خان کی چار نظمیں	:	نسیم خان	274
جوشوا جینفر اسپنوزا کی پانچ نظمیں	:	تعارف و ترجمہ: خان حسنین عاقب	276
غزل کے کچھ ہم جنسی اشعار	:	شاہ مبارک آبرو، قائم چاند پوری میر تقی میر، مرزا غالب، مصحفی	282

الگ ہونا غلط نہیں ہے (اداریہ)

اشعر نجمی

فرائڈ کا کہنا ہے کہ ''میں نے کسی بھی ایک مرد یا عورت کا تجزیہ نہیں کیا جس میں ہم جنسی میلان موجود نہ ہو۔'' کرافٹ، ڈاکٹر مال اور پروفیسر مانٹا گیزا کے خیال میں ہم جنسی میلان خلقی اور عضویاتی ہوتا ہے۔

سٹائی ناخ نے تحقیق سے ثابت کیا کہ خصیتین اور بیضہ انثی ہارمون پیدا کرتے ہیں جو مردانگی اور نسوانیت کے ذمے دار ہیں اور جسمانی و ذہنی توانائی پیدا کرتے ہیں۔ پچوٹری غدود کے ہارمون پر خصیتین اور بیضہ کی مغالبت پر منحصر ہے۔ ہر عورت کے جسم میں مردانہ ہارمون اور ہر مرد کے جسم میں زنانہ ہارمون موجود ہوتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی قلیل تعداد میں ہوں۔

ولہلم لٹیکل اور کلفورڈ ایلن کی تحقیق یہ ہے کہ ہم جنسیت خلقی نہیں ہوتی بلکہ نفسیاتی نظام میں خلل پیدا ہو جانے سے نمو پذیر ہوتی ہے۔

ہیویلاک ایلس نے کہا کہ ہم جنسیت کسی بھی نفسیاتی مرض کی علامت نہیں ہے۔

ہم جنس پرستی کوئی نفسیاتی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک قدرتی تبدل ہے۔ ہاں، البتہ کچھ لوگ نفسیاتی مسائل کی وجہ سے ہم جنس پرستی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ میں یہاں بتا تا چلوں کہ ہم جنس پرستی کی تین وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ عضویاتی ہے دوسری نفسیاتی اور تیسری سماجی۔ جو لوگ عضویاتی طور پر ہم جنس پرست ہوتے ہیں، ان کے جسم کی ساخت دوسروں سے قدرے

مختلف ہوتی ہے یعنی ایک لیسبئن کا 'بظر' واضح طور پر بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اس میں مردانہ اوصاف پائے جاتے ہیں جب کہ 'کچھ گے' میں نسوانیت پائی جاتی ہے، حالاں کہ یہ قطعی ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ایک 'گے' مفعول (Bottom) ہی ہو، وہ فاعل (Top) بھی ہوسکتا ہے اور دونوں یعنی Versatile بھی ہوسکتا ہے۔ بائی سیکشول الگ چیز ہے، وہ عورت اور مرد دونوں کی طرف ملتفت ہوتے ہیں۔

کچھ لوگ نفسیاتی وجوہات کی بنا پر بھی ہم جنسیت کی طرف مائل ہوتے ہیں یعنی اگر کسی لڑکی کے ساتھ بچپن میں بدفعلی ہوئی ہو یا اس کا اپنا باپ سخت رویہ رکھتا ہو اور اس کی ماں کو مارتا پیٹتا ہو تو وہ لڑکی لاشعوری طور پر تمام مردوں سے نفرت کرنے لگتی ہے اور اس وجہ سے وہ ہم جنسیت کو اپنا سکتی ہے، لیکن یہ سبب بھی لازمی نہیں ہے۔

اب بات کرتے ہیں کہ لوگ سماجی وجوہات کی بنا پر کیسے ہم جنس پرستی کو اپناتے ہیں؟ ہوتا کچھ یوں ہے کہ جیسے ہی بچے تھوڑے بڑے ہوتے ہیں، والدین بچوں کو منع کرتے ہیں کہ بیٹا اب آپ بڑی ہوگئی ہیں، اب آپ کو لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلنا۔ اسی طرح اور بہت سے کاموں سے منع کیا جاتا ہے۔ بچے یہ بات نوٹس کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری جنس کے بچوں کے ساتھ سونے کھیلنے سے منع نہیں کیا جارہا، اس طرح ان کے ذہن میں یہ بات داخل ہوجاتی ہے کہ اپنی جنس کے ساتھ ہم کچھ بھی کرسکتے ہیں۔

جیسے ہی بچے بالغ ہوتے ہیں، ان میں عجیب طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک جنسی کشمکش شروع ہوجاتی ہے اور پھر وہ اپنی ہی جنس کے ساتھ مل کر اپنی جنسی خواہش کی تسکین کرتے ہیں چونکہ انھیں یہ نسبتاً محفوظ لگتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فرد کو جنسی تسکین کے لیے مخالف جنس میسر نہیں آتی، تو وہ ہم جنسیت کو اپنا لیتا ہے۔

سمون دی بوا لکھتی ہیں کہ ''ہم جنسی عورتوں کا اختلاط 'بظر' کے مساحقے تک محدود ہوتا ہے۔ ایک نوجوان لڑکی مرد کے درشتی اور تندمزاجی سے خائف ہوکر اپنے آپ کو اپنی سے بڑی عمر کی عورت کے سپرد کردیتی ہے۔ مردانہ قسم کی عورت میں اسے اپنے والدین کی جھلک دکھائی دیتی ہے اس طرح نوجوان لڑکی حقیقی تجربے سے روگردانی کرکے عالم خیال بسا لیتی ہے۔ اس کے یہاں تخیل اور حقیقت آپس میں گڈمڈ ہوجاتے ہیں۔''

جونز اور ہیسنارڈ کا کہنا ہے کہ لیسبین دوطرح کی ہوتی ہیں پہلی 'مسکولائن لیسبئن' جو مردوں کی طرح کردارادا کرتی ہیں، اور دوسری 'فیمینین' جومردوں سے خوف زدہ ہوتی ہیں۔

'ہم جنسیت' کے تعلق سے ہمارے معاشرے میں کچھ غلط فہمیاں عام ہیں، ان پر بھی مختصراً نظر ڈال لینی چاہیے۔

(۱) اس بات کا اب تک کوئی ثبوت نہیں ہے کہ آپ 'ہم جنسیت' یا 'عام جنسیت' کے درمیان انتخاب خود کرتے ہیں۔ 'ہم جنسیت' کا تعلق صرف اس سے ہے کہ آپ جنسی طور پر کس طرف راغب ہیں اور اس کا تعین پیدائش کے وقت سے بھی ہوسکتا ہے۔

(۲) کچھ لوگ 'ہم جنسیت' کے علاج کی بات کرتے ہیں لیکن بنیادی بات تو یہ ہے کہ 'ہم جنسیت' کوئی مرض ہی نہیں ہے تو پھر اس کے 'علاج' کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ جنسی رجحان کے پس پشت کے اسباب کے تعلق سے ایک بھی ریسرچ سے یہ نتیجہ نہیں نکلا ہے کہ یہ کوئی مرض ہے۔ البتہ اس کے اسباب میں موروثی، حیاتیاتی اور ماحولیات کے امکان پر ضرور غور کیا جا تا رہا ہے۔

(۳) کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم جنسی جوڑے اچھے والدین نہیں ہو سکتے جب کہ کچھ برسوں پہلی کی گئی ریسرچ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ یہ محض ایک پروپیگنڈا ہے، ایک ہم جنسی جوڑا بھی عام شادی شدہ جوڑوں کی طرح اچھا والدین بن سکتا ہے۔

(۴) یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ 'بچہ بازی' (Pedophile) کا 'ہم جنسیت' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تحقیقی رپورٹ بتاتی ہے کہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے ۹۰ فیصد اس کے گھر کے ممبر یا پھر اس کے قریبی لوگ ہوتے ہیں، خواہ وہ ہم جنسی ہوں یا عام جنسی۔

(۵) کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ ہم جنس پرست لوگ وفادار نہیں ہوتے بلکہ سیماب صفت ہوتے ہیں۔ اس کا بھی کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے۔ ایک ہم جنس پرست کو کسی ایک پارٹنر کے ساتھ پوری عمر گزارتے دیکھا گیا ہے اور کئی پارٹنرز کے ساتھ وفاداری بھی شیئر کرنے کی بھی مثال موجود ہے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ وفاداری کا ہم جنسیت سے کیا تعلق؟ اس چیز کی سب سے زیادہ کمی تو عام جنسیت والوں میں پائی جاتی ہے۔

(۶) ایک یہ غلط فہمی ہمارے یہاں بہت عام ہے کہ 'ایڈز' جیسی موذی بیماری 'ہم جنسیت' کے سبب ہے۔ 'اس سادگی پر کون نہ مرجائے اے خدا۔' حقیقت یہ ہے کہ ایڈز کا سبب ایک وائرس ہے جو ایک سے دوسرے شخص میں سرایت کرتا ہے، مثلاً ایچ آئی وی سے متاثرہ شخص کا

خون اگر کسی گھریلو عورت یا چار سال کے بچے کو بھی بغیر اسکرینگ کے چڑھا دیا جائے تو وہ بھی ایڈز میں مبتلا ہوسکتے ہیں اور اس دنیا میں لاکھوں مرد، عورتیں اور بچے ہیں جو ہم جنس پرستی میں مبتلا ہوئے بغیر ایڈز میں مبتلا ہوگئے۔ ایڈز کسی کو بھی ہوسکتا ہے، اس کے لیے جنس کی قید نہیں ہے، اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ ہم جنس پرستوں کے مقابلے میں عام لوگ زیادہ ایڈز کے شکار ہیں۔

(۷) ایک بہت ہی عام سی اصطلاح ہے 'غیر فطری'، جس کا استعمال زیادہ تر اہل مذاہب کرتے ہیں یا پھر ان کے مقلدین۔ اگر ہم جنسیت غیر فطری ہوتی تو پھر انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں میں یہ نہ ہوتی جب کہ حالیہ تحقیقات کے مطابق زراف اور پینگوئن وغیرہ جیسے دوسرے جانوروں میں بھی ہم جنسیت پائی جاتی ہے۔ گویا انسان اور جانوروں دونوں میں سیکس کا وجود صرف افزائش نسل کے لیے نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ لیسبیئن اور گے ابنارمل نہیں ہیں بلکہ اقلیت ہیں۔ یہ لوگ اکثریت سے صرف جنسیت کے لحاظ سے ہی مختلف ہیں باقی ہنر فن اور ہر کام میں اکثریت کی طرح ہی ہیں۔ الگ ہونے کا مطلب غلط نہیں ہوتا یا اقلیت میں ہونے کے سبب اسے حاشیے میں ڈال دینا ٹھیک اسی طرح کا رویہ ہے جس طرح جابر حکمران اپنی اقلیتوں کے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ اکثریت کی نفسیات میں یہ زعم رہتا ہے کہ وہ درست ہے، وہ برتر ہے، وہ عظیم ہے اور باقی سب غلط، ادنیٰ اور حقیر ہیں۔ ماضی میں بے شمار ایسے فلسفی شاعر اور مجسمہ ساز گزرے ہیں جو ہم جنس پرست تھے تو کیا وہ ابنارمل تھے؟ نہیں، وہ بس مختلف تھے جنسی اعتبار سے۔ افلاطون، ارسطو، سقراط، زینوفن اور لکنیس یہ سب ہم جنس پرست تھے۔ سیفو، میجلا اور فیلینس مشہور ہم جنس پرست عورتیں تھی۔ اور جو لوگ 'ہم جنسیت' کا وطن مغرب کو قرار دیتے ہیں، انھیں یہ شمارہ ایک بار ضرور پڑھ لینا چاہیے تا کہ انھیں علم ہوسکے کہ مشرق میں اس کی جڑیں کتنی گہری پیوست ہیں۔

ہمیں خود کو درست سمجھتے ہوئے ناصح بننے کی کوشش کم اور انھیں سمجھنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیے۔ اپنے بچوں کو اسپیس دیں، انھیں بولنے کا موقع دیں، انھیں سمجھنے کی کوشش کریں تا کہ وہ آنے والے مسائل سے بچ سکیں۔ ہم جنس پرستوں کو قبول کریں۔ میں نے بہت سے ہم جنس پرستوں کو خودکشی کرتے دیکھا ہے۔ انسانی جان ہر نظریے اور آپ کے نجی تحفظات سے زیادہ قیمتی ہے۔ لوگوں کو اتنا مجبور مت کریں کہ ان کے پاس سوائے خودکشی کے کوئی اور چارہ ہی نہ بچے۔